حاشیہ مدخل

امام عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد بن حمدویہ (المعروف بہ حاکم) نیشاپوری صاحب تصانیف کثیرہ ہیں، اور اپنی تصانیف عالیہ میں آپ کو منفرد مقام حاصل ہے۔ آپ کی مشہور زمانہ تصنیف مستدرک علی الصحیحین ہے جس کو مستدرک حاکم بھی کہا جاتا ہے۔ اس میں آپ نے ان احادیثِ صحیحہ کو جمع کیا ہے جن کو امام بخاری اور امام مسلم نے چھوڑ دیا تھا۔ آپکی جلالتِ علمی کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ امام بیہقی آپ کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں۔ کتاب مدخل امام حاکم کا ایک مختصر رسالہ ہے لیکن اپنے موضوع کے اعتبار سے بہت وقیع ہے۔ اس رسالہ میں امام حاکم نے حدیثِ صحیح کو اپنا موضوع بنایا ہے اور اس کی اقسام بیان کی ہیں پھر جرح پر کھل کر لکھا ہے۔ اور جرح و تعدیل کے دس طبقات کا تذکرہ کیا ہے۔ مجروح محدثین کی اقسام پر بحث کی ہے۔ مدخل اپنے موضوع کے اعتبار سے حدیث شریف کے موضوع پر ایک مایہ ناز کتاب ہے۔

حضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے اس رسالہ پر حواشی لکھے ہیں جن کا نمونہ آپ کے سامنے ہے۔

حواشی المدخل ج ۱ و ۲ و ۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ص ۵ قولہ کقدح الراکب فاراد الامام احمد رحمہ اللہ تعالٰی ـ ای لا تؤخرونی فی الذکر لان الراکب یعلق قدحہ فی آخر رحلہ عند فراغہ من التعبیۃ ویجعلہ خلفہ ۱۲ مجمع البحار

ص ۶ قولہ ای علیہ اثم ما فطر بہ الا ان ما فطر بہ ـ او یکون معناہ ان اللہ تعالٰی یجازیہ علی حسب ظنہ فلیحقق سواء ازہم فان اللہ تعالٰی عند ظن عبدہ بہ ۱۲

ص ۷ قولہ فی ذکرہا ولم تذکر المدینۃ والسند سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ـ اقول ومن ہذا القبیل ما سمع النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اصحابہ یتذاکرون الانبیاء السابقین بفضائلہم فقال صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قلتم فیہ کذا وہو کذا وفی ہذا کذا وہو کذا الا وانا حبیب اللہ ولا فخر الحدیث ۱۲

۴۲ قوله وكان المؤذن واحدا - اي في زمن هشام اذ لم يكن في الاذان الاول الا مؤذن واحد كما كان من زمن عثمن رضي الله تعالى عنه ثم الناس بعد هشام اجعلوا الاذان الاول ايضا اذان جماعة كالسيرة بر ص ١٠٢ ١٢

قوله يؤذنون ثلاثة - واحد بعد واحد ١٢

قوله ذلك في المسجد بين يدي الخطيب بدعة - اي في حدود المسجد على بابه امامه لم يحدث في هذا الاذان شيئا منه محققو المالكية ايضا بل ابقاه على المحل الذي كان عليه في عهد الرسالة والخلافة الراشدة وانما ينكر الامام ابن الحاج تبعا لجمهور المالكية تبعا لما نقله الامام ابن الاشرف عن صاحب المذهب سيدنا مالك رضي الله تعالى عنه كون الاذان بين يدي الخطيب من الامر القديم ويقولون انه لم يكن في الزمن النبوي والخلفائي بين يديه بل على المنارة فلذلك ينسبون احداثه الى هشام مع ان الحق انه الثابت من زمن الرسالة وان هشاما لم يغيره قال العلامة الزرقاني المالكي في شرح المواهب (وعبارة ابن الحاجب من المالكية لما كان عثمن امر بالاذان قبله على الزوراء ثم نقله هشام الى المسجد) اي امر بفعله بعده (وجعل الآخر الذي يفعل بعد جلوس الخطيب على المنبر (بين يديه) بمعنى انه ابقاه بالمكان الذي يفعل فيه فلم يغيره بخلاف ما كان يفعل بالزوراء قوله الى المسجد على المنار اهـ فقول ابن الحاج هنا في المسجد كقول ابن الحاجب ثمه الى المسجد اي حدوده لانه انما نقل الاذان الاول الى المنار كما ذكره ابن الحاج ايضا هناك وهما يأتي ١٢

۴۳ قوله انه لا معنى لها اذ المراد انما هو اسماع الحاضرين - اي مراد اولئك الذين احدثوا ذلك اذ مراد الشرع بدليل ما تقدم انفا ان من في المسجد لا معنى لندائه اذ هو حاضر

ص۲۵ قولہ یملے من فیض رائک ینبہ حنیفۃ - اقول وبہذا یتقوی قول من قال من العلماء ان النبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم لم یکن لہ ظل لئلا یطأ علیہ کافر ۱۲

ص۲۶ قولہ منہم ابو لہم طاہرۃ - قلت وہذا اسلم من احوالہم متشابہ فلا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۱۲

ص۲۷ قولہ انما یطلقون لفظۃ الناس - اقول فبحمد اللہ انکشف ما ظن الظانون ان البخاری فی اشارتہ الی الامام الاعظم بلفظ بعض الناس ۲ مہین رضائہ رحمۃ اللہ تعالے علیہما